Tahreer
Journal of Languages and Literature, Vol. 3 No. 2 (2025)

Use of Urdu Meanings of Selected Terms Mixed with English Suffix "-logy" in Urdu Poetry

انگریزی لاحقے logy سے مرکبہ منتخب اصطلاحات کے اردو مطالب کا اردو شاعری میں استعمال

Maham Arshad[1], Dr Mubshar Saeed[2]
[1]MPhil Urdu Scholar, [2]Assistant Professor, Superior University Faisalabad Campus
Correspondence Email: mubasharsaeed550@gmail.com

pISSN: 3007-2077
eISSN: 3007-2085

HEC approved in
Y category.

Received: 02-03-2025
Accepted: 25-03-2025
Online: 19-04-2025

This is an open-access article distributed under the terms and conditions of the Creative Common Attribution (CC BY) license.

Copyright: © 2024 by the author(s).

Abstract

This article examines the Urdu translation of English scientific terms formed with the suffix "Logy" and their representation n Urdu poetry and literature. T explores how these terms, rooted in Greek and Latin, have been adapted in Urdu. While preserving their scientific accuracy and literary depth. By analyzing poet references, the study highlights the fusion of science and literature in Urdu. The article underscores the significance of interdisciplinary research enriching language and broadening intellectual literary expression.

Keywords:
Urdu Translation, Scientific Terminology, Logy Suffix, Urdu poetry, Linguistic Adaptation

"logy" ایک یونانی لفظ سے ماخوذ ہے، جس کا مطلب "علم" یا" مطالعہ "ہوتا ہے۔ یہ لاحقہ کسی مخصوص علم یا شعبے کے مطالعے کو ظاہر کرتا ہے۔ اس کا مطلب ہوتا ہے کسی خاص موضوع کا علم یا تحقیق۔ یعنی "logy" کسی خاص علم، مطالعہ، تحقیق یا سائنس کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ ایک لاحقہ ہے جو مختلف سائنسی یا علمی شعبوں کے نام بنانے میں استعمال ہوتا ہے۔ کیمبرج ڈکشنری کے مطابق:

The suffix logy comes from the Greek logia, which we translate as ''study''.(۱)

جیسا کہ Biology (حیاتیات): زندگی کا مطالعہ، Psychology (نفسیات): ذہن اور رویوں کا مطالعہ، Geology (ارضیات) زمین کا مطالعہ، Sociology (عمرانیات): انسانی سماج اور معاشرتی رویوں کا مطالعہ، لہٰذا، "logy" کا اردو مطلب ہوتا ہے

Tahreer
Journal of Languages and Literature, Vol. 3 No. 2 (2025)

"علم" یا "مطالعہ"، جو کسی خاص شعبے یا مضمون سے متعلق ہو۔

یہ تحقیقی مضمون ان منتخب اصطلاحات کے اردو تراجم اور ان کے شعری و ادبی استعمال کا اجمالی جائزہ فراہم کرے گا، جن کے آخر میں "logy" آتا ہے۔

اصطلاحات اور اُن کے استعمال کے مطالعہ کو اصطلاحیات (Terminology) کہا جاتا ہے۔ اسے "علم المصطلحات" یا "علم اصطلاحات" بھی کہا جاتا ہے۔ انگریزی میں "Terminology" ایسے الفاظ اور مرکب الفاظ پر مشتمل ہوتی ہے جو کسی مخصوص سیاق و سباق میں استعمال کیے جاتے ہیں۔ اصطلاحات، لفظ "اصطلاح" کی جمع ہے، جو کسی مخصوص فنی، سائنسی یا ادبی مفہوم کو ظاہر کرتی ہے۔ کیمبرج ڈکشنری کے مطابق:

> Special words or expressions used in relation to a particular subject or activity: "Scientific terminology".(۲)

بین الاقوامی تحقیق نے تحقیق کے طالب علموں کے لیے نئے تحقیقی افق کھول دیے ہیں۔ جدید سائنس کے حوالے سے اردو شاعری کا مطالعہ ایک حیرت انگیز اور دلچسپ موضوع ہے۔ سائنس انسان کی زندگی کا مطالعہ کرتی ہے۔ اگر غور کیا جائے تو شاعر اور طبیب بظاہر مختلف نظر آتے ہیں، لیکن مطالعہ کرنے سے واضح ہوتا ہے کہ دونوں میں ایک مشترکہ احساس اور قدریں پائی جاتی ہیں۔ اردو کے تمام بڑے شعراء کے ہاں سائنسی اصطلاحات موجود ہیں۔ اردو غزل کے نامور شاعر مرزا اسد اللہ خاں غالب کے ہاں بھی سائنسی تصورات کا اظہار ملتا ہے۔ غالب کے اشعار میں حرارت اور توانائی جیسے سائنسی تصورات نمایاں ہیں۔ غالب کے چند اشعار ملاحظہ ہوں:

دل میرا سوز نہاں سے بے محابا جل گیا
آتش خاموش کے مانند گویا جل گیا(۳)

اتنی ٹھنڈی ہے یہ آتش نہیں بھڑکا سکتی
راکھ جذبات کی اب نار جہنم مانگے(۴)

اسی طرح مومن خاں مومن ایک بہترین حکیم ہونے کے ساتھ ساتھ ایک مایہ ناز شاعر اور ادیب بھی تھے۔ اردو کے تمام نامور شعراء کے ہاں سائنسی شعور کی جھلک دیکھی جا سکتی ہے۔ مثلاً علامہ اقبال، پروین شاکر، احمد فراز، ن م راشد، احمد ندیم قاسمی، منیر نیازی، امجد اسلام امجد وغیرہ کی نظموں اور غزلوں میں سائنسی تصورات اور سائنس فکشن کے اثرات ملتے ہیں۔ اب ہم منتخب علمی و ادبی اصطلاحات اور شعر و ادب میں ان کے استعمال کا جائزہ لیتے ہیں۔

Tahreer
Journal of Languages and Literature, Vol. 3 No. 2 (2025)

Ideology(نظریہ)

"Ideology"لاطینی لفظ"logia"اور یونانی"idea"سے ماخوذ ہے۔فرانسیسی زبان میں اسے"idéologie"کہا جاتا ہے۔ Ideaکا مطلب ہے"خیال" اور Logiaکا مطلب ہے"مطالعہ"۔یہ کسی مخصوص عقیدے یا نظریات کے مجموعے کو کہتے ہیں،جو کسی سماجی گروہ کے افراد کے درمیان مشترک ہوتے ہیں یا جو کسی سیاسی،اقتصادی یا سماجی نظام کی بنیاد بناتے ہیں۔فیض احمد فیض نظریہ کی اہمیت کو کچھ یوں بیان کرتے ہیں:

لوٹ جاتی ہے ادھر کو بھی نظر کیا کیجئے
اب بھی دلکش ہے تیرا حسن مگر کیا کیجیے(۵)
اپنی نظریں بکھیر دے ساقی
مے بہ اندازہ خمار نہیں(۶)

نظریہ کا مفہوم جہاں سائنس اور سیاست میں مخصوص اصولوں کا عکاس ہوتا ہے،وہیں اردو ادب اور شاعری میں خیالات و جذبات کے اظہار کا ذریعہ بن کر گہری فکر کی نمائندگی کرتا ہے۔

Mythology(افسانہ/اساطیر)

"Mythology"یونانی الفاظ"mythos"اور"logos"سے آیا ہے،جن کے معانی بالترتیب"کہانی"اور"مطالعہ"ہیں۔یہ کسی قوم سے متعلق دیومالائی کہانیوں،عقائد،دیوتاؤں،آباؤ اجداد اور ہیروز پر مبنی داستانوں کے مجموعے کو کہتے ہیں۔کسی واقعہ،فرد یا ادارے سے وابستہ افسانوی روایات بھی اسی میں شامل ہو سکتی ہیں۔American Heritage Dictionaryکے مطابق:

"A new mythology, essential to the... American funeral rite, has grown up "(۷)

فیض احمد فیض افسانوی جذبات کو یوں بیان کرتے ہیں:

آ کہ وابستہ ہیں اس حسن کی یادیں تجھ سے
جس نے اس دل کو پری خانہ بنا رکھا تھا
جس کی الفت میں بلا رکھی تھی دنیا ہم نے
دہر کو دہر کا افسانہ بنا رکھا تھا(۸)

شکیل بدایونی یوں بیان کرتے ہیں:

افسانہ لکھ رہی ہوں دل بے قرار کا

Tahreer
Journal of Languages and Literature, Vol. 3 No. 2 (2025)

آنکھوں رنگ بھرے تیرے انتظار کا (۹)

یہ اساطیری اور افسانوی نظریات ادب، فلسفہ اور شاعری میں ایک منفرد مقام رکھتے ہیں اور انسانی تہذیب، تاریخ اور جذبات کو سمجھنے میں مدد دیتے ہیں۔ افسانہ ایک ثقافتی مجموعہ ہے جو کسی قوم کی تاریخ، دیومالائی کہانیوں اور ہیروز کی داستانوں کو بیان کرتا ہے۔ ساحر لدھیانوی کی شاعری میں بھی تعلقات کے غیر ممکن افسانوں کو ختم کرنے کی ضرورت کو اجاگر کیا گیا ہے۔

Philology(علمیات/فلولوجی)

"Philology" یونانی الفاظ "philos" اور "logos" سے آیا ہے، جن کے معانی بالترتیب "دوست" اور "کلام" یا "لفظ" ہیں۔ یہ دو الفاظ کا مجموعہ ہے جو ادب، زبان، استدلال اور دلیل سے محبت کو ظاہر کرتا ہے۔ علمیات یا فلولوجی زبانوں کے مطالعے اور ان کے ادبی و تحریری ریکارڈ کے سائنسی تجزیے سے متعلق ہے۔ یہ زبانوں کی تاریخی ترقی اور ان کے تقابلی تجزیے پر بھی کام کرتا ہے۔ اس میں تحریری متون کی اہمیت، اثرات اور لسانی پہلوؤں پر غور کیا جاتا ہے۔ شکیل بدایونی بیان کرتے ہیں:

ہر نفس ہر خیال تجھ پر نثار
ہر نظر ہر زباں تیرے صدقے (۱۰)

اقبال نے زبان کی طاقت اور اثر کو یوں بیان کیا:

نہیں منّت کشِ تابِ شنیدن داستاں میری
خموشی گفتگو ہے، بے زبانی ہے زباں میری (۱۱)
عطا ایسا بیاں مجھ کو ہُوا رنگیں بیانوں میں
کہ بامِ عرش کے طائر ہیں میرے ہم زبانوں میں (۱۲)

Etiology(ایٹولوجی/سبب شناسی)

Etiology یونانی لفظ "aitiologia" سے نکلا ہے، جس کا مطلب ہے "وجہ دینا"۔ یہ "aitia" (وجہ) اور "logia" (مطالعہ) سے ماخوذ ہے۔ یہ اصطلاح کسی بیماری، مظہر یا واقعہ کی وجہ اور اس کے سائنسی مطالعے کو ظاہر کرتی ہے۔ طب، فلسفہ اور سوشیالوجی میں یہ ایک بنیادی اصطلاح ہے جو کسی چیز کے اسباب اور عوامل کا مطالعہ کرتی ہے۔

زندہ قُوّت تھی جہاں میں یہی توحید کبھی
آج کیا ہے، فقط اک مسئلۂ علمِ کلام (۱۳)

ہزار بار حکیموں نے اس کو سُلجھایا
مگر یہ مسئلہ زن رہا وہیں کا وہیں(۱۴)

اس کے دیگر معانی یہ ہیں:۔طب کی وہ شاخ جو بیماری کی وجوہات یا اسباب سے متعلق ہے۔کسی وجہ، اصل، یا کسی چیز کی وجہ کی تفویض اور کسی بیماری یا عارضے کی وجہ یا اصلیت، جیسا کہ طبی تشخیص کے لیے ہوتا ہے۔بقول منتظر بٹر:

یوں مشکلوں میں خوشی سے اپنی گرا رہوں گا
میں اپنا کوئی بھی مسئلہ حل نہ ہونے دوں گا(۱۵)

ایٹولوجی کا مطالعہ ہمیں کسی مسئلے کی اصل وجہ کو سمجھنے کی کوشش سکھاتا ہے، جیسے میر تقی میر کی شاعری میں بھی ہر مسئلے کی ایک گہری وجہ یا اسباب کی تلاش کی بات کی گئی ہے۔

Homology(ہومولوجی/ہم جنسیت کا رشتہ)

لفظ Homology یونانی لفظ homologous سے آیا ہے، جو homos اور logos کا مجموعہ ہے۔Homos کا مطلب ہے "ایک جیسا" اور logos کا مطلب ہے "رشتہ"۔یہ ۱۶۵۶ کے آس پاس وضع کیا گیا تھا۔اس کے دیگر مطالب و معانی یہ بھی ہیں:۔ہم جنس ہونے کا معیار یا حالت، ایک ہم جنس رشتہ یا خط و کتابت، متواتر خاندان یا گروہ کے عناصر کا تعلق، نامیاتی مرکبات کا رشتہ جو ایک ہم جنس سلسلہ بناتا ہے۔شکیل بدایونی یوں بیان کرتے ہیں:

میرے ہم نفس میرے ہم نوا مجھے دوست بن کے دغا نہ دے
میں ہوں درد عشق سے جاں بلب مجھے زندگی کی دعا نہ دیں(۱۶)

علامہ اقبال اپنے کلام میں مساوات کا پیغام یوں دے رہے ہیں:

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز(۱۷)

اللہ دتہ منتظرؔ بُٹرؔ لکھتے ہیں:

میں ہر ایک روپ میں تیرا ہی دکھتا ہوں
کوئی بھی روپ میں دھاروں تو پھر بھی تم(۱۸)

ہومولوجی علوم میں مختلف عناصر یا موجودات کے درمیان مماثلت اور ربط کو بیان کرتا ہے۔جیسے ساحر لدھیانوی کی شاعری

Tahreer
Journal of Languages and Literature, Vol. 3 No. 2 (2025)

میں بھی مختلف پہلوؤں کی ہم جنسیت اور تعلقات کو بیان کیا گیا ہے۔

Neurology(نیورولوجی/علم الاعصاب)

نیورولوجی کا لفظ یونانی الفاظ نیورون سے آیا ہے، جس کا مطلب ہے "اعصاب" اور لوگیا، جس کا مطلب ہے "مطالعہ"۔ یہ طب کی وہ شاخ ہے جو اعصابی نظام کی بیماریوں اور عوارض کی تشخیص اور علاج سے متعلق ہے۔ بقول اقبال:

ہند کے شاعر و صُورت گر و افسانہ نویس
آہ! بیچاروں کے اعصاب پہ عورت ہے سوار(۱۹)

اللہ دتہ منتظر بُڑّ لکھتے ہیں:

مجھے ایک شخص نے اپنے غلامی میں لے رکھا
میرے اعصاب پہ قابض ہے پچھلی ایک دہائی سے(۲۰)

Cosmology(کاسمولوجی/علم کائنات)

کاسمولوجی کا لفظ یونانی زبان سے آیا ہے، جس میں کوسموس کا مطلب ہے "کائنات" یا "دنیا"، اور لوگیا کا مطلب ہے "مطالعہ"۔ مزید یہ کہ جس میں طبعی کائنات کا مطالعہ، جس کو وقت اور جگہ میں موجود مظاہر کا مجموعہ تصور کیا جاتا ہے۔ کائنات کی تاریخ، ساخت، اور اجزاء کی حرکیات کا فلکیاتی مطالعہ، اس ساخت اور ان حرکیات کا ایک مخصوص نظریہ یا ماڈل، کائنات کی فطرت اور ساخت کی فلسفیانہ، علمی، یا افسانوی وضاحت کی گئی ہو۔ بقول علامہ اقبال:

مشرق کے خداوند سفیدانِ فرنگی
مغرب کے خداوند درخشندہ فلزّات(۲۱)
ڈھونڈنے والا ستاروں کی گزرگاہوں کا
اپنے افکار کی دُنیا میں سفر کر نہ سکا(۲۲)

کاسمولوجی کائنات اور اس کی ساخت، تاریخ، اور اجزاء کے مطالعہ کو کہا جاتا ہے۔ اقبال کی شاعری میں، وہ مغرب اور مشرق کے مختلف نظریات کی طرف اشارہ کرتے ہیں، جہاں ایک طرف مغربی نظریہ کائنات کی فطرت کو سائنسی طور پر سمجھنے کی کوشش کرتا ہے، اور دوسری طرف مشرق میں روحانی اور فلسفیانہ نقطہ نظر سے کائنات کو دیکھا جاتا ہے۔

Tahreer
Journal of Languages and Literature, Vol. 3 No. 2 (2025)

Pathology(پیتھالوجی/امراضیات)

پیتھالوجی کا لفظ قدیم یونانی الفاظ pathos(جس کا مطلب ہے"تکلیف"یا"مرض")اور logia(جس کا مطلب ہے"مطالعہ") سے ماخوذ ہے۔یہ علم بیماریوں کی نوعیت،ان کے اسباب، عمل، نشو و نما، اور اثرات کا سائنسی مطالعہ ہے۔اسے امراضیات بھی کہا جاتا ہے۔

بقول علامہ اقبال:

وہی دیرینہ بیماری، وہی نا محکمی دل کی
علاج اس کا وہی آبِ نشاط انگیز ہے ساقی(۲۳)

یہاں "بیماری"کو استعارے کے طور پر استعمال کیا گیا ہے،جو سماج کے بڑے مسائل جیسے بدعنوانی اور طاقت کے ناجائز استعمال کی عکاسی کرتا ہے۔پیتھالوجی بیماریوں کی نوعیت، اسباب اور اثرات کا سائنسی مطالعہ کرتی ہے، جیسے علامہ اقبال کی شاعری میں دیرینہ بیماری، کو سماج کے بڑے مسائل کی علامت کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔

Tocology (ٹوکولوجی)

ٹوکولوجی یونانی لفظ (tokos) سے آیا ہے، جس کا مطلب ہے"بچے کی پیدائش"اور(logia) کا مطلب ہے"مطالعہ"۔یہ بچوں کی پیدائش اور زچگی سے متعلق سائنس ہے۔بقول اللہ دتہ منتظر بُٹّر:

وہ ماں ہے ملت بیضا کی
وہ ماں ہے نسل مسیحا کی(۲۴)

ٹوکولوجی بچوں کی پیدائش اور زندگی کے تسلسل کا سائنسی مطالعہ کرتی ہے،جیسا کہ رشید اختر کی شاعری میں نسلوں کے تسلسل کی کمی کا ذکر کیا گیا ہے،جو پیدائش کے عمل کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔

Bryology (برائیولوجی)

لفظ بَرائیولوجی یونانی لفظ برائن سے آیا ہے، جس کا مطلب ہے"کائی یا لیورورٹ"،اور لاحقہ logy کا مطلب ہے"مطالعہ"۔یہ اصطلاح ۱۸۴۸ء میں وضع کی گئی۔(نباتیات)نباتیات کی وہ شاخ جو بَرائیوفائٹس (کائی اور لیورورٹ) کے مطالعے سے متعلق ہے۔بقول الطاف حسین حالی:

ہے نباتات کا نمو تجھ سے
روکھ تجھ بن ہرے نہیں ہوتے(۲۵)

Tahreer
Journal of Languages and Literature, Vol. 3 No. 2 (2025)

برائیولوجی کا مطالعہ کائی اور لیورورٹ جیسے نباتاتی اجزاء کو سمجھنے میں مددگار ہوتا ہے، جیسا کہ حالی نے اپنی شاعری میں نمو اور زندگی کے تعلق کو بیان کیا ہے۔

Sociology (سوشیالوجی/سماجیات)

عمرانیات دراصل انسانی معاشرے کی تحقیق و ترقی پر مبنی علم ہے۔ علامہ ابن خلدون کو اس علم کا بانی شمار کیا جاتا ہے۔ یہ لفظ فرانسیسی اصطلاح Sociologie سے نکلا ہے، جسے ۱۸۳۰ء میں فرانسیسی فلسفی آگست کومٹے نے متعارف کروایا۔ یہ لاطینی لفظ Socius (ساتھی) اور یونانی لاحقہ logy مطالعہ کا مجموعہ ہے۔ انسانی سماجی رویے کا مطالعہ، خاص طور پر انسانی معاشرے کی ابتدا، تنظیم، ادارے اور ترقی کا جائزہ۔ کسی سماجی ادارے یا طبقے کا ایک خود ساختہ ہستی کے طور پر یا مجموعی طور پر معاشرے سے تعلق کے تناظر میں تجزیہ۔ بقول ساحر لدھیانوی:

منحوس سماجی ڈھانچوں میں جب ظلم نہ پالے جائیں گے
جب ہاتھ نہ کاٹے جائیں گے، جب سر نہ اچھالے جائیں گے (۲۶)

جون ایلیا کہتے ہیں:

میں جانتی ہوں کہ تم سن نہیں رہے مری بات،
سماج جھوٹ سہی، پھر بھی اس کا پاس کرو (۲۷)

سوشیالوجی ایک ایسا علم ہے جو سماجی ڈھانچوں اور مسائل کی گہری تفہیم فراہم کرتا ہے، جیسے ساحر لدھیانوی کی شاعری میں ظلم کے خلاف آواز اٹھانے کا پیغام ملتا ہے۔

Ethology (اخلاقیات/جانوروں کے رویے کا مطالعہ)

ایتھولوجی کا لفظ یونانی الفاظ ethos کردار اور logia مطالعہ سے ماخوذ ہے۔ جانوروں کے رویے کا سائنسی مطالعہ، خاص طور پر ان کے قدرتی ماحول میں۔ انسانی اخلاقیات اور ان کی تشکیل کا مطالعہ۔ بقول وسیم بریلوی:

بکھر کر رہ گیا ہمسائیگی کا خواب،
دیئے اس گھر میں روشن ہوں تو اس گھر میں دھواں کیوں ہو؟ (۲۸)

ایتھولوجی نہ صرف جانوروں کے رویے بلکہ انسانی اخلاقیات کو بھی سمجھنے کی کوشش کرتی ہے، جیسا کہ وسیم بریلوی کی شاعری میں انسانی رویوں کی گہرائی کو بیان کیا گیا ہے۔

Tahreer
Journal of Languages and Literature, Vol. 3 No. 2 (2025)

Ontology(آنٹولوجی:وجودیات)

لفظ "آنٹولوجی" یونانی الفاظ on(ہونا)اور logia(مطالعہ) سے آیا ہے۔یہ اصطلاح سترہویں صدی میں فلسفیوں نے وضع کی۔ یہ مابعد الطبیعات کی وہ شاخ ہے جو وجود کی نوعیت سے متعلق ہے۔بقول منتظر بٹر:

وہ کل مادی وجود اپنا جو لے آئی
محبت سامنے بیٹھی رہی میرے(۲۹)

یہ مضمون بین العلومی تحقیق (Interdisciplinary Research) کا ایک نمونہ ہے،جو سائنس اور ادب کے امتزاج سے نئی جہات کو اجاگر کرتا ہے۔یہاں مختلف اصطلاحات کو اردو شاعری کے پس منظر میں پیش کیا گیا ہے، جس سے علم کے یہ شعبے مزید دلچسپ اور عام فہم محسوس ہوتے ہیں۔یہ تحقیقی کاوش اردو زبان میں سائنسی علوم کی وسعت کو ظاہر کرتی ہے اور ادب اور سائنسی علوم کے امتزاج کو فروغ دینے کی ایک منفرد کوشش ہے۔

حوالہ جات

1. https://dictionary.cambridge.org/dictionary/english/logy
2. ibid

۳۔"دیوان غالب"،مرتبہ:حامد علی خان،پنجاب یونیورسٹی پریس،لاہور،۱۸۶۹ص:۶

۴۔خبیب زاہد"غم آئینہ"،سلیمان اکیڈمی،فیصل آباد،ص:۴۷

۵۔فیض احمد،فیض،نسخہ ہائے وفا،ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس،دہلی،اشاعت اول،۱۹۸۶،ص:۶۲

۶۔ایضاً،ص:۱۷

7. https://ahdictionary.com/word/search.html?q=mythology

۸۔ایضاً،ص:۶۸

۹۔شکیل بدایونی،"کلیات شکیل بدایونی"،ایجوکیشنل پبلشنگ ہاوس،دہلی،۲۰۰۶،ص:۷۶۷

۱۰۔اقبال،"کلیات اقبال"اقبال اکادمی پاکستان،لاہور،۲۰۰۰،ص:۷۳

۱۱۔ایضاً،ص:۹۸

۱۲۔ایضاً،ص:۹۹

۱۳۔ایضاً،ص:۵۳۷

۱۴۔ ایضاً، ص:۶۰۴

۱۵۔ منتظر،بُٹّر،"کوئی سپنا نہیں رکھنا"، مہر گرافکس اینڈ پبلشرز،۲۰۲۱، ص:۱۱۹

۱۶۔ شکیل بدایونی،"کلیات شکیل بدایونی"، ایجوکیشنل پبلشنگ ہاوس، دہلی،۲۰۰۶، ص:۷۱۷

۱۷۔ اقبال،"کلیات اقبال"اقبال اکادمی پاکستان،لاہور ۲۰۰۰، ص:۱۹۳

۱۸۔ منتظر،بُٹّر،"کوئی سپنا نہیں رکھنا"، مہر گرافکس اینڈ پبلشرز،۲۰۲۱، ص:۳۵

۱۹۔ ایضاً، ص:۶۴۰

۲۰۔ منتظر،بُٹّر،"کوئی سپنا نہیں رکھنا"، مہر گرافکس اینڈ پبلشرز،۲۰۲۱، ص:۶۲

۲۱۔ اقبال،"کلیات اقبال"اقبال اکادمی پاکستان،لاہور ۲۰۰۰، ص:۴۳۳

۲۲۔ ایضاً، ص:۵۸۳

۲۳۔ ایضاً، ص:۳۵۰

۲۴۔ منتظر،بُٹّر،"کوئی سپنا نہیں رکھنا"، مہر گرافکس اینڈ پبلشرز،۲۰۲۱، ص:۱۲۰

۲۵۔ الطاف حسین حالی،"کلیات حالی"، جدید کتاب گھر، دہلی، ۱۹۶۰، ص:۲۴۷

۲۶۔ ساحر لدھیانوی،"کلیات ساحر" شہناز پبلشنگ ہاوس، دہلی، ص:۱۵۳

۲۷۔ جون ایلیا،"یعنی"، الحمد پبلیکیشنز،لاہور، ۲۰۱۴، ص:۱۶۸

۲۸۔ وسیم بریلوی،"میرا کیا"، مکتبہ جامع لمیٹڈ، ۲۰۰۷، ص:۳۸

۲۹۔ منتظر،بُٹّر،"کوئی سپنا نہیں رکھنا"، مہر گرافکس اینڈ پبلشرز،۲۰۲۰، ص:۸۱